Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:7 (1965)

اخبار

یکم دسمبر ۱۹۶۴ء

ان دنوں مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کا نمائندہ وفد بیرونی ممالک کا دورہ کرکے واپس آیا ہے۔ وفد کا یہ دورہ بے حد کامیاب رہا۔ اس دورے میں بغداد، دمشق، بیروت، قاہرہ، رباط، فاس، استانبول، آکسفورڈ اور میڈرڈ کے تعلیمی اور تحقیقی اداروں سے روابطہ قائم ہوئے۔ ان میں مجمع علمی عراقی بغداد، جامعتہ‌الدول العربیہ قاہرہ، دارالکتب المصریہ قاہرہ، مکتبہ سلیمانیہ استانبول، الاکادیمیہ العربیہ قاہرہ، ادارہ تحقیقات اسلامی، استانبول، مرکز عرب ہسپانوی ثقافت میڈرڈ، اورینٹل انسٹی ٹیوٹ آکسفورڈ اور المتحف العراقی بغداد کے نام قابل ذکر ہیں۔

اراکین وفد نے مختلف علمی مجالس سے ادارہ تحقیقات اسلامی، کراچی کی علمی سرگرمیوں اور اغراض و مقاصد کا تعارف کرایا۔ وفد نے مرکزی ادارہ کی لائبریری کے لئے مختلف کتب خانوں سے تقریباً ایک ہزار جدید مطبوعات کا انتخاب کیا اور قریباً چار سو مخطوطات کے مائیکرو فلم حاصل کئے۔ جن میں سے برٹش میوزیم، میڈرڈ اور وٹیکان (روم) کے مائکرو فلم عنقریب پہنچ رہے ہیں۔ اس جدوجہد سے ادارہ کی لائبریری میں گراں قدر اضافہ کی امید ہے۔

وفد نے خاص طور پر اسلامی ممالک کے وزرائے عدل و اوقاف اور اسلامی قوانین کے ماہرین سے اسلامی قانون سازی کے مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔ دمشق، رباط، تیونس اور بیروت کے محکمۂ عدلیہ کے ارباب سے مذاکرات کے دوران بہت سی بیش قیمت معلومات سامنے آئیں۔

یہ دورہ اسلامی تحقیقی اداروں کے مابین عملی روابط کے سلسلے میں پہلا قدم ہے۔ اس سے مسلم ممالک اور مسلم معاشروں کے مسائل کے ضمن میں باہمی افہام و تفہیم کی ایک مفید صورت پیدا ہوئی ہے۔ امید ہے یہ روابط مستقبل میں اسلامی ممالک کے مابین اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے۔

۲۱ دسمبر ۱۹۶۴ء

"قائد اعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کو نہ صرف انقلابی قیادت بخشی، بلکہ اس کی تشکیل و بنیاد میں بھی نمایاں انقلاب پیدا کیا۔ اس طرح یہ ممکن ہوگیا کہ مسلم وطن یعنی پاکستان کا خواب حقیقت پذیر ہو۔"

جناب خالد بن سعید نے مرکزی ادارہ کے رفقا سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کینیڈا میں کوئنز یونیورسٹی (اونٹاریو) میں سوشیالوجی کے شعبہ میں پروفیسر ہیں۔ آپ یہاں "قیام پاکستان" کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔ جو آپ کی عنقریب شائع ہونے والی ایک مستقل کتاب کا موضوع ہے۔ آپ نے تحریک پاکستان کو پہلی مرتبہ جدید عمرانیات کے تنقیدی نقطہ نگاہ سے دیکھا ہے۔ اس مقالہ میں جو تجزیات آپ نے پیش کئے ہیں، وہ وسعت مطالعہ اور دقت نظر کا بہترین مظہر ہیں۔

"آپ نے تحریک پاکستان کو تین قوموں، انگریز، ہندو اور مسلمان کی نفسیاتی تثلیث کے پس منظر میں دیکھتے ہوئے، تینوں کے اندرونی اختلافات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتلایا کہ انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کوشش کی کہ یہاں کے بااثر طبقات کو اپنے ساتھ رکھا جائے۔ چنانچہ مختلف قسم کی تنظیمیں کی گئیں، جن میں سیاسی جماعتوں کی تشکیل بھی شامل تھی۔ اس وقت کے مسلمان رہنماؤں نے دیکھا کہ مسلمان، ہندو اور انگریز دونوں کی نفرت اور عداوت کا ہدف ہے، چنانچہ کوشش کی گئی کہ مسلمان زمینداروں اور برطانوی حکومت کے درمیان اتحاد کی صورت پیدا کی جائے۔ اس کوشش نے آگے چل کر مسلم لیگ کی صورت اختیار کی۔ محمد علی جناح، مسلم لیگ کے اس ڈھانچے سے مطمئن نہیں تھے۔ ایسے آزادی خواہ لبرل مسلمان

طبقوں کی نمائندہ جماعت بنانے میں ان کا بڑا حصہ ہے ۔ اس کے برعکس کانگرس جو شروع میں لبرل ہندوؤں کی ترجمان تھی، بعد میں خالص ہندوانہ مفادات کی نمائندہ بنتی گئی ۔ قائد اعظم کو کانگرس کے اس رویے سے سخت اختلاف تھا، چنانچہ ایک وقت آیا کہ وہ کانگرس سے الگ ہوگئے ۔ اور انھوں نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے برصغیر میں آزاد مسلم وطن کا مطالبہ پیش کیا ۔''

موصوف کی یہ کتاب عنقریب امریکہ سے شائع ہو رہی ہے جو تاریخ پاکستان کے ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگا ۔

۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء

جناب خالد بن سعید نے ایک مرتبہ پھر مرکزی ادارہ کے رفقا سے خطاب کیا ۔ اب کے اس علمی مذاکرہ کا موضوع ''معاشرتی تغیر'' تھا ۔

آپ نے بتلایا کہ دور جدید میں ترقی کی رفتار کتنی تیز ہے ۔ اس کے ساتھ ہی مسائل بھی اتنی ہی تیزی سے الجھتے جارہے ہیں ۔ اب انسانی طرز عمل کے بارے میں کوئی فیصلہ اتنا آسان نہیں رہا جتنا قدیم عہد میں تھا۔ سائنس کی ترقی کی وجہ سے انسان فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ انسانی تباہی کے سلسلے میں بھی وسیع اختیارات کا مالک ہوگیا ہے ۔ اس کی ایک لمحہ کی غفلت یا ذرا سا غلط فیصلہ ہزاروں کروڑوں انسانی جانوں کی ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے ۔ انھوں نے بتایا کہ نفسیات کے عام کی ترقی کی وجہ سے اب یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کسی لیڈر کے ذہن میں کونسے نفسیاتی عوارض کام کررہے ہیں ۔ یہ نفسیاتی تحلیل اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ فرد کی مطلق آزادی کا جو نعرہ ماضی قریب میں سٹوارٹ مل اور اس کے ساتھیوں نے بلند کیا تھا وہ خاصی حد تک بے معنی ہے ۔

انھوں نے مختلف ممالک کی کیفیات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سیاسی اور سماجی اقدار بہت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہیں ، جن کا مطالعہ بے حد ضروری ہے ۔

—:o:—